سوال

میں ایک جوان مسلمان لڑکی ہوں جوایک کافرہ ماں اورباپ کی منہ بولی بیٹی ہے، باپ کہتا ہے کہ وہ مسلمان ہے لیکن نہ تو نمازادا کرتا ہے اورنہ ہی روزے رکھتا ہے، بلکہ رمضان المبارک میں اعلانیہ طورپردن کے وقت شراب نوشی کرتا ہے اورمجھے پردہ بھی نہیں کرنے دیتا، مجھے شادی کرنے سے بھی روک رہا ہے   نہ تومیں پردہ کرسکتی ہوں اورنہ ہی کفواورمناسب رشتہ والے شخص سے شادی کرسکتی ہوں، اس وجہ سے مجھے زدکوب بھی کیا گیا ہے، اورجس علاقے میں رہتی ہوں وہاں شرعی قاضی بھی نہیں، میں جرمنی میں رہتی ہوں   میں نے ایک مسلمان شخص سے ایک مسجد امام مسجد اوراس کے دوست اوردوگواہوں اورولی کی موجودگی میں شادی کی، کیا اس کی ولایت مجھ سے ساقط ہوجائیگی، وہ میرا والد نہیں اورنہ ہی میں اپنے خاندان کو جانتی ہوں اس ملک میں سوائے اس خاوند کے کوئی اورمسلمان میرا نہیں ہے ؟

جواب

الحمد للہ

اول :

نکاح صحیح ہونے کے لیے شرط ہے کہ عورت کا ولی یا اس کی وکیل عقد نکاح کرے؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"ولی اوردوعادل گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا"

اسے عمران اورعائشہ رضی اللہ تعالی عنہما سے بیہقی نے روایت کیا اورعلامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (7557) میں اسے صحیح قرار دیا ہے

اورایک حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جس عورت نے بھی اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کیا تو اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے"

مسند احمد حدیث نمبر (24417) سنن ابوداود حدیث نمبر (2083) سنن ترمذی حدیث نمبر (1102) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (2709) اسے صحیح قرار دیا ہے

امام ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

اس مسئلہ میں صحابہ کرام جن میں عمر بن خطاب اورعلی بن ابی طالب اورعبداللہ بن عباس اورابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ وغیرہ ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث پر عمل ہے :

"ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا" انتہی

عورت کا ولی اس کا باپ پھر اس کا دادا پھر اس کا بیٹا (اگر اس کا بیٹا ہو) پھر اس کا ماں اورباپ کی جانب سے بھائی پھر صرف باپ کی جانب سے بھائی، پھر بھائیوں کے بیٹے پھر اس کے چچا، پھر چچا کے بیٹے، پھر حاکم "

دیکھیں : المغنی (355/9).

لیکن آپ کی کفالت کرنے والا شخص یا جس شخص نے آپ کی پرورش کی اور منہ بولی بیٹی بنایا ہے وہ آپ کا نکاح میں ولی شمار نہیں ہوگا

اس بنا پر جب آپ کو اپنے اولیاء کے بارہ میں علم ہی نہیں تو آپ کی شادی شرعی قاضی کریگا، اگر وہ نہ ہو تو اسلامک سینٹر کا چیئرمین یا امام مسجد یا کوئی عالم دین یا مسلمانوں میں سے عادل شخص

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"جس عورت کا ولی نہ ہو اگر تو بستی یا محلہ میں حاکم کا نائب ہو تو وہ اسکی شادی کریگا، اور بستی کا نمبردار، اور اگر ان میں کوئی ایسا امام ہو جس کی لوگ بات تسلیم کرتے ہوں تو عورت کی اجازت سے وہ شادی کردیگا" انتہی

دیکھیں : مجموع الفتاوی (35/32).

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اگر عورت کا ولی بھی نہ ہو اور حکمران بھی تو امام احمد سے مروی ہے کہ عورت کی اجازت سے کوئی عادل شخص اس کی شادی کردے گا" انتہی

دیکھیں : المغنی (352/7).

اس بنا پر الحمد للہ آپ کی شادی صحیح ہوئی ہے

دوم :

آپ کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ دین اسلام میں متبنی یعنی لے پالک اور منہ بولا بیٹا یا بیٹی بنانا حرام ہے، اور بچے کی نسبت اپنی طرف کرنی گویا کہ وہ اس کا بیٹا ہے یہ حرام ہے

لیکن یتیم کی کفالت کرنا بہت عظیم اور اچھا عمل ہے اس کا اجر و ثواب بہت زیادہ ہے، لیکن اگر کفالت میں بچی ہو اور تو بچی بالغ ہونے کے بعد وہ اس شخص سے پردہ کریگی جو اس کی کفالت کر رہا تھا، کیونکہ وہ اس کے لیے اجنبی ہے

وَلیکن جس شخص نے آپ پر احسان کیا ہے آپ بھی اس کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئیں، اور اس کا ادب و احترام کریں اور حتی الامکان اس سے رحمدلی اور نرمی کا برتاؤ کرنے کی کوشش کریں

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کو دین و دنیا کی سعادت و خوشی عطا فرمائے، اور آپ کے ایمان و اصلاح میں برکت دے

واللہ اعلم.